© rasailojaraid.com

دنیائے اسلام کا پہلا سفر نامۂ حرمین جدید تحدیات کے تناظر میں

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

(ڈین کلیۂ ہیومینیٹیر اینڈ سوشل سائنسز

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی' اسلام آباد

مجھے جب حرمین کے کسی سفر نامے پر اکیسویں صدی کے چیلنجوں کے حوالے سے لکھنے کی دعوت ملی تو میری نگاہ اس سفر نامے کی طرف گئی جس کی بدولت حرمین کے سفر ناموں کو اعتبار ملا' وہ سفر نامہ جو دنیا کی ہر متعارف زبان میں لکھا گیا۔ ہر اسلامی سکالر' مفکر' محدث' مفسر' عالم' واعظ اور خطیب نے مزے لے لیکر پڑھا اور سنایا' وہ سفر نامۂ جو اکیسویں صدی' نہیں بلکہ ایک ہزار اکیسویں صدی کے چیلنجوں کے لیے بھی اسی طرح حیات نو کا پیغام ہے' جیسے آج سے چودہ سو سال پہلے والوں کے لیے زندگی بخش' روح پرور' حیات آفریں اور پیام امن و آشتی تھا' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حرمین شریفین اسی عظیم مسافر کے باعث حرمین قرار پائے ورنہ ان میں سے ایک شہر وادی غیر ذرع تھا یعنی بنجر وادی اور دوسرا یثرب یعنی شہر خراباں تھا:

ہر کجا بینی جہان رنگ و بو ۔۔۔ آنکہ از خاکش بروید آرزو

یا ز نور مصطفیٰ او را بہاست ۔۔۔ یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰ است

یہ بتانا مشکل ہے کہ اس سفر نامے کا حقیقی مؤلف کون ہے؟ حدیث و سیرت کی کوئی کتاب اس سفر نامے سے خالی نہیں' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ رب کائنات سے لے کر غار ثور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دہانے پر جالا تننے والی مکڑی تک ‘سراقہ بن مالک مدلجی سے لے کر طلع البدر علینا گانے والی بچیوں تک کون ہے جس نے اس سفر کی داستان نہیں سنائی جس نے یثرب کو مدینۃ الرسول ﷺ ہی نہیں‘ بلکہ ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر" بنادیا۔

جدید تحدیات کے حوالے سے بات کی جائے تو آج مسلمان کیا ہے؟ یہ ایرانی وہ تورانی‘ یہ ہندی وہ خراسانی......اقبال کو کہنا پڑا کہ ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے۔

اللہ چاہتا تو مکے والے شروع سے ہی الصادق الامین کی صدا پر لبیک کہتے اور وہیں سے اسلامی ریاست کا آغاز ہو جاتا‘ لیکن زمین سے پیوستگی جس ذلت کا پیش خیمہ بنتی ہے‘اس کا قلع قمع کیسے ہوتا؟ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ کا عملی مظاہرہ دکھانے کے لیے اللہ نے اپنے حبیب سے ترکِ وطن کی قربانی لی اور مکہ ایسا بابرکت شہر جو پوری نسل انسانی کے لیے وجہ قیام و بقا ہے چھڑا کر یثرب کی وادی میں لے جا بسایا‘ جہاں کی آب و ہوا ناموافق‘شہر ہے کہ یہودی سازشوں کی آماجگاہ‘فضا ہے کہ اوس و خزرج کی صدیوں پر پھیلی ہوئی دشمنی سے خون آلود‘لوگوں کی خاصی تعداد ایک طرف‘آپ کی امامت میں شام و سحر بارگہ ایزدی میں سجدہ ریز اور دوسری طرف مسجد ضرار کی تعمیر میں مصروف یصرف یہ تعلیم دینا مقصود تھی کہ یہ امت کبھی زمین سے پیوستگی نہیں رکھتی۔ یہ اس نبی کے نام لیوا ہیں جنہیں مکہ ایسا شہر چھوڑ کر یثرب کی وادی میں اترنا پڑا تو انہوں نے اس کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنادیا۔

آج کا مذہبی طبقہ اسلامی ریاست کے قیام کی بات کرتا ہے تو حدود سے شروع کرتا ہے اور حدود پر ختم کر دیتا ہے‘ گویا اسلام کوئی دین نہ ہو‘بلکہ محض ایک نظام تعزیرات ہو۔ اس سفر نامے میں بتایا گیا کہ مدینہ پہنچتے ہی مسافرِ ہجرت نے انصارؓ و مہاجرینؓ کو بھائی بھائی بنا کر ایک فریق کی معیشت اور دوسرے کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر دیا‘یہی وجہ ہے کہ سیرت و حدیث کی کتابیں واقعہ مؤاخات کو شروع کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

فاخذ بید علی بن ابی طالب وقال ھذا اخی ....لوگ حیران ہوتے ہیں کہ حقیقی چچازاد اور ہونے والے داماد کو بھائی بنانے کی کیا ضرورت تھی‘لیکن در

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حقیقت یہ اعلان تھا اس بات کا کہ علیؓ کی کفالت جیسے مکے میں میرے ذمے تھی اب بھی میرے ذمے ہوگی اور میری اپنی ذمہ داری بھی کسی پر نہیں ہوگی، مبادا کوئی یہ سمجھے کہ سب کچھ اپنی یا اپنے خاندان کی کفالت کے لیے تھا۔ خویشتن پروری اور خویش نوازی کا شروع سے ہی قلع قمع کر دیا۔

ساتھ ہی قریش، جو حسب و نسب میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، مدینے کے کسانوں کے ساتھ یوں رشتہ مؤاخات میں منسلک ہو گئے کہ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز۔

گویا یہ سفر نامہ ہمیں بتاتا ہے کہ اسلامی ریاست کی حکمرانی آسائشوں کے حصول کا ذریعہ نہیں، بلکہ یہ آزمائشوں کو دعوت دینے کا نام ہے۔ اسلامی ریاست کی بنیاد اس امر پر ہے کہ کوئی شخص محروم معیشت نہ ہو، نہ محروم تعلیم و تربیت۔ تمام شہری برابر ہیں اور تمام مسلمان بھائی بھائی۔

آج کے دور میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی تعلقات میں آویزش کا عنصر ایک بڑا چیلنج ہے۔ یہ بات عجیب ہوگی اگر کہا جائے کہ غیر مسلموں اور مسلمانوں کے تعلقات کی کشیدگی ایک فطری امر ہے۔ اس سفر نامے نے انسانی تاریخ کے اس نازک ترین لمحے کی نشاندہی کی ہے جس میں انسانیت کا پورا مستقبل اور کائنات کی مکمل تاریخ ایک غیر مسلم کی دیانت سے وابستہ تھی۔ عبداللہ بن اریقط، جو سفر ہجرت میں آپ کو غیر معروف راستے سے مدینہ پہنچانے کے لیے اجرت کے طور پر ساتھ لیا گیا تھا، اس کے ایک طرف اجرت کا وہ ایک اونٹ تھا جو مدینے کے مسافر اسے دے رہے تھے۔ اور دوسری طرف ایک سو اونٹوں کا وہ گراں بہا انعام تھا جو محض مخبری کرنے پر اسے مل سکتا تھا۔ آج کا کفر اگر عبداللہ بن اریقط والی دیانت پیدا کرے تو مہاجرِ مدینہ کی امت کو اس سے معاملہ کرنے میں کوئی کبیدگی نہیں ہوگی۔

ہجرت مدینہ کے عظیم ترین مسافر نے انسانی تاریخ کا پہلا تحریری دستور دے کر مسلمانوں ہی کو نہیں، ان یہودیوں کو بھی جن کا وجود ہمیشہ انسانیت کے جگر کا سرطان رہا ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان عرب قبائل کو بھی جن کی زندگی کشت وخون سے عبارت تھی 'ان منافقین کو بھی جو اللہ کے لیے نہیں تفریق بین المومنین کے لیے کمین گاہیں بناتے اور ان کا نام مسجد رکھتے تھے' دشمنوں سے ساز باز کر کے مدینے کو تاراج کرنے کی فکر میں رہتے جان 'مال 'عزت اور آبرو کا تحفظ ہی نہیں خارجی حملے سے دفاع کی ضمانت بھی دی۔

داخلی امن وامان اور خارجی دفاع کا اہتمام وہ نقطۂ آغاز تھا جس سے مدینہ کی شہری ریاست صرف دس سال کے معمولی عرصے میں دس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی اور اس پورے عرصے میں قیام امن کے لیے صرف ایک ہزار اٹھارہ لوگ کام آئے جن میں ۲۳۹ مسلمان اور ۷۵۹ غیر مسلم تھے۔

اس تعداد میں بنو قریظہ کے وہ یہودی جو اپنی شریعت کے مطابق اپنے ہی قانون کے ہاتھوں تہ تیغ ہوئے 'بئر معونہ کے ستر شہدا اور مارے جانے والے لوگ بھی شامل ہیں ورنہ اصل تعداد پانچ چھ سو سے زائد نہیں۔ اتنے بڑے رقبہ پر امن وامان قائم کرنے کے لیے اتنا معمولی آپریشن انسانی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

آج ترقی پذیر ممالک بالخصوص پاکستان شرح خواندگی میں اس قدر پیچھے ہیں کہ ہم مصنوعی اور فرضی اعداد و شمار کے اضافوں کے ساتھ بھی قوموں کی برادری میں سر اٹھانے کے قابل نہیں۔ اس سفرنامے میں بتایا گیا کہ مسافرؐ ہجرت نے مدینہ پہنچتے ہی مسجد کے ساتھ ایک چبوترا بنا کر مدرسے کا آغاز کر دیا اور پھر گرفتار ہو کر آنے والے غیر مسلم قیدیوں کو بچوں کا استاد مقرر کر دیا۔ ان سے دینی تعلیم تو نہیں دلائی جاتی تھی۔ نہ معلوم ہم نے کیوں تعلیم میں دینی اور دینوی کی لکیر کھینچ دی ہے اور اس کشمکش میں نسلوں کی نسلیں Single Track ہو گئی ہیں۔ گھر کی نہ گھاٹ کی۔

اس سفر کا دوسرا حصہ جس کا تعلق حرم مکہ کی زیارت سے ہے اپنے اندر انسانی تہذیب کے بے شمار چیلنجوں کا جواب رکھتا ہے۔ آپ نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو جس طرح ابوالانبیاء نے بنائے کعبہ کے بعد کھڑے ہو کر قیامت تک آنے والے انسانوں کو حج کے لیے بلایا۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عَمِیۡق، اسی طرح آپؐ نے تمام قبائل عرب میں اعلان کروادیا کہ جو کوئی سفر حج میں مصاحبت کا متمنی ہے آجائے۔ اس طرح لوگ آتے گئے قافلہ بنتا گیا۔ ایک لاکھ سے زائد فرزندان توحید عرفات کے میدان میں نبی امیؐ کے خطاب کے موقع پر گوش بر آواز تھے۔

آپ نے اس علان عام کے ذریعے بتایا کہ کعبہ تمام نسلی انسانی کے قیام کا موجب ہے۔ کسی نسل، قوم یا ملک کا نہیں، صرف ایک پابندی ہے کہ پاک ذات کے گھر میں حاضری دینے والا پاک ہو (اِنَّمَاالۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فَلَایَقۡرَبُوۡا الۡمَسۡجِدَالۡحَرَامَ. اے ایمان والو مشرک پلید ہیں سو وہ مسجد حرام کے قریب نہ جائیں)۔

آپؐ نے بتایا کہ یہ سفر محض عبادت اور رسوم و مظاہر کی بجاآوری کا نام نہیں، بلکہ سفر نامہ بتاتا ہے کہ انسانی برادری میں ہمیشہ سے جن بنیادوں پر تقسیم و تفریق کا عمل جاری رہا اسے ہمیشہ کے لیے دفنا دیا گیا۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ سب ایک باپ کی اولاد ہیں۔ سب کا رب ایک ہے اور سب کا باپ ایک ہے۔ وحدت نسل انسانی کی دو ایسی بنیادیں ہیں جن کے سامنے جمع و تفریق کے تمام فارمولے ختم ہو جاتے ہیں۔

معاشی تحفظ جس کی بنیاد سفر مدینہ کے فوراً بعد رکھ دی گئی تھی اس کی تکمیل فرماتے ہوئے معاشی استحصال کا خاتمہ فرمادیا۔ معاشی استحصال کا سب سے بڑا مظہر سود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جاہلیت کے تمام سود ہم نے دفنا دیئے اور سب سے پہلے میں نے اپنے چچا عباس کا سود ختم کر دیا۔

جس امن و امان کی بنیاد مدینہ میں رکھی گئی تھی آج اس کی تکمیل کر دی گئی اور فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں محترم ہیں جیسے آج کا دن، آج کا مہینہ اور یہ شہر محترم ہیں۔

فقہی مباحث کی تنگ نائیوں میں الجھی ہوئی امت کے لیے اس سفر نامے میں ایک کھلی شاہراہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ فرمایا:

ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا ما تمسکتم بھما، کتاب اللہ و سنتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گویا یہ بتایا گیا کہ کتاب و سنت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے جس طریق کو بھی اپنی خواہشات کی آسودگی کے لیے نہیں، بلکہ اتباعِ رسول کے تقاضے سے اپنائیں گے وہی راہِ راست ہے۔ جس فرقہ بندی کو وہاں ممنوع قرار دیا گیا اس کے بارے ہی فرمایا، لاترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض۔

یہی نہیں کہ یہ سفرنامۂ صرف انہی مختصر احوال و ہدایات پر مبنی ہے، سفرنامے سے معلوم ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ کی وہ اجتماعیت صغریٰ، جس کا آغاز محلے کی مسجد سے ہوتا ہے، حج بیت اللہ پر آخر اجتماعیت کبریٰ میں متشکل ہو جاتی ہے۔ یہ موقع ہے جب تمام مسلم ممالک کے سربراہ اور مسلم اقلیات کے نمائندے جمع ہو کر اپنے اپنے مسائل کا حل تلاش کریں اور اسلام کے پیغامِ امن و سلامتی اور عدل و مساوات کو ساری دنیا میں عام کرنے کی راہیں تلاش کریں۔

اس سفرنامے کے بعد حرمین کے ہر سفرنامے کا مقصد صرف اور صرف فخرِ کون و مکان، زبدۂ زمین و زماں کے نقوشِ پا کو تلاش کرنا رہا۔ ہر شخص حرمین کی فضا میں لمبے لمبے سانس لے کر اس خوشبو کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ جس کے سوتے مصطفیٰ کریم ﷺ کی معطر سانسوں سے پھوٹتے تھے۔ غارِ حرا اور غارِ ثور کے پتھروں سے لوگ اس خیال سے لپٹتے کہ ان سے مدینے والے کے جسدِ اطہر نے مس کیا ہوگا۔ ہر وادی اور ہر پہاڑی پر عاشقانِ مصطفیٰ دیوانہ وار پھرتے ہوئے تلاش کرتے ہیں کہ:

ابھی ابھی کوئی گزرا ہے گلبدن گویا
کہیں قریب سے گیسو بدوش غنچہ بدست

ساری کائنات کا کاروانِ شوق جس مسافرِ حرمین کی جنبشِ لب کا گرویدہ ہے آیئے اکیسویں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہو کر ہم بھی اس سے عرض کریں کہ:

ترے سوا میں کہاں جاؤں کس کا کہلاؤں
نہ چھین اپنے تعلق کا آسرا مجھ سے

ذرائع ابلاغ کے ذریعے آنے والے معلومات کے سیلاب ہی دورِ حاضر کو اس خوش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فہمی میں مبتلا کردیا ہے کہ دنیا ایک Golobal Village ہو گئی ہے اور ٹیلی کمیونیکشن، انٹرنیٹ اور E-Mail وغیرہ کے ذریعے خبریں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک Micoro Seconds میں سفر کرتی ہیں اور ہر طرح کی معلومات انسانوں کی دسترس میں ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ Media وہی خبریں دنیا تک پہنچاتا ہے جو اس میں Feed کی جاتی ہیں اور آج کی دنیا میں جو کچھ Feed کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے دنیا کی شائستہ ڈکشنریوں میں الفاظ موجود نہیں ہیں۔ ابلاغ کی جدید ٹیکنالوجی میں کیا Feed کیا جائے اور دنیا کو آج جو چیلنج ابلاغیات کے حوالے سے درپیش ہے اس کے لیے اس سفرنامے میں ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ آپ نے تمام ہدایات دے کر فرمایا فلیبلّغ الشاہد الغائب یہ معلومات جن تک پہنچ چکی ہیں وہ ان تک پہنچادیں جن تک ابھی نہیں پہنچ پائیں۔ ایک جملے میں ذرائع ابلاغ کے چیلنج کا جواب ہے۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com